السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا روزے کی حالت میں ٹیکہ لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

روزے کی حالت میں ایسا ٹیکہ لگوانا جائز ہے جس کا مقصد خوراک یا قوت کی فراہمی نہ ہو۔ بلکہ صرف بیماری کا علاج ہو۔ علاج کے لیے ٹیکہ بیرونی دوا کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ معدے میں جاتا ہے نہ اس سے کوئی خوراک ہی حاصل ہوتی ہے۔

ٹیکہ کے استعمال کی دو حالتیں ہیں:

پہلی حالت:

وہ ٹیکے مغذی ہوں یعنی بطور غذا استعمال کیے جاتے ہوں جو کھانے پینے سے مستغنی کر دیں، ایسے ٹیکے کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اس لیے کہ یہ کھانے پینے کے قائم مقام ہیں۔

دوسری حالت:

وہ ٹیکے مغذی نہ ہوں ایسے ٹیکے کے استعمال سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اس میں کوئی فرق نہیں کہ یہ ٹیکے رگ میں لگائے جائیں یا پھر عضلات میں۔

لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ یہ ٹیکے بھی رات کے وقت استعمال کیے جائیں تاکہ روزے میں احتیاط ہو سکے۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

ماہ رمضان میں دن کے وقت روزے دار کا رگ یا عضلات میں ٹیکے لگانے کا حکم کیا ہے، کیا اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا اور اس پر قضاء واجب ہو گی کہ نہیں؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

صومه صحيح؛ لأن الحقنة في الوريد ليست من جنس الأكل والشرب، وهكذا الحقنة في العضل من باب أولى، لكن لو قضى من باب الاحتياط كان أحسن. وتأخيرها إلى الليل إذا دعت الحاجة إليها يكون أولى وأحوط؛ خروجا من الخلاف في ذلك اهـ. (مجموع الفتاوى: 257/15)

اس کا روزہ صحیح ہے اس لیے کہ رگ میں انجیکشن لگانا کھانا پینا تو نہیں، اور اسی طرح عضلات میں لگائے جانے ٹیکے بھی بالاولیٰ صحیح ہیں، لیکن اگر احتیاط کرتے ہوئے روزہ کی قضاء میں روزہ رکھے تو یہ بہتر اور اچھا ہے، اور جب ضرورت محسوس ہو ایسے ٹیکے رات میں لگانے زیادہ بہتر اور احسن ہیں اور احتیاط بھی اسی میں ہے تاکہ اس مسئلہ میں اختلاف سے بچا جا سکے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے عضلات یا رگ اور چوتڑ میں ٹیکے لگانے کے حکم کے بارہ میں سوال کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

''حقن الإبر في الوريد والعضل والورك ليس به بأس، ولا يفطر به الصائم، لأن هذا ليس من المفطرات، وليس بمعنى المفطرات، فهو ليس بأكل ولا شرب، ولا بمعنى الأكل والشرب، وقد سبق لنا بيان أن ذلك لا يؤثر، وإنما المؤثر حقن المريض بما يغني عن الأكل والشرب اهـ (فتاوى الصيام: 220)''

رگ، عضلات اور چوتڑ میں ٹیکا لگانے میں کوئی حرج نہیں، اور اس سے روزہ دار کا روزہ نہیں ٹوٹتا، اس لیے کہ یہ روزہ توڑنے والی اشیاء میں شامل نہیں، اور نہ ہی یہ روزہ توڑنے والی اشیاء کے معنی میں اور قائم مقام ہے، اور نہ ہی یہ کھانا پینا اور کھانے پینے کی معنی میں شامل ہوتا ہے۔

ہم پہلے یہ بیان کر چکے ہیں کہ یہ اثر انداز نہیں ہوتا، بلکہ مریض کو وہ ٹیکے اثر انداز ہونگے جو کھانے پینے سے مستغنی کر دیں۔ اھ

اللجنۃ الدائمۃ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

رمضان میں دن کے وقت روزہ کی حالت میں بطور علاج یا مغذی ٹیکے لگانے کا حکم کیا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

''فأجابت : یجوز التداوي بالحقن في العضل والورید للصائم في نہار رمضان ، ولا یجوز للصائم تعاطي حقن التغذیۃ في نہار رمضان ، لأنہ في حکم تناول الطعام والشراب فتعاطي تلک الحقن یعتبر حیلۃ علی الإفطار في رمضان ، وإن تیسر تعاطي الحقن في العضل والورید لیلا فہو أولی اہ (فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء : 252/10)

روزہ دار کے لیے عضلات اور رگ میں ٹیکے سے علاج کروانا جائز ہے ، لیکن روزہ دار کے لیے مغذی ٹیکے لگوانے جائز نہیں اس لیے کہ یہ کھانے پینے کے معنی میں شامل ہوتے ہیں اس کا استعمال کرنا رمضان میں روزہ افطار کرنے کا ایک حیلہ شمار ہوگا ، اور اگر رگ اور عضلات میں رات کو ٹیکا لگوانا ممکن ہو تو یہ اولی اور بہتر ہے ۔ اھ

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1